الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

تکثیر الماء

المعروف

دریا بہادیئے ہیں

تصنیفِ لطیف

حضور مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

سعادتِ نشر

بزمِ فیضانِ اُویسیہ

رابطہ: 0313-2348883 , 0334-3184596, 0345-3106989

www.faizaneowaisia.com www.faizahmedowaisi.com

تکثیر الماء

دریا بہا دیے ہیں

فیضِ ملت، شمس المصنفین، استاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہٖ الکریم

تمہید

اما بعد! حضورسرورِعالم ﷺ کے معجزات میں ایک معجزہ تھوڑی شے کوزیادہ کردینا بھی منجملہ اُن کے قلیل پانی کو کثیر کردینا ہے۔ "المعجزات" کتاب میں فقیر نے ایسے معجزات کوتفصیل سے لکھا ہے۔ یہاں صرف چند نمونے عرض کرتا ہوں تاکہ اہلِ اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ مختارِکل ہیں ویسے ہی اس موضوع پر فقیر کی ضخیم تصنیف "اختیار الکلِ مختار الکل" ہے۔ اِس کا مطالعہ کیجئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۷ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' ونصلی ونسلم علی رسولہٖ الکریم الرؤف الرحیم الامین

وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین

''تکثیر الماء'' مختلف طریقوں سے ہوا یعنی تھوڑے پانی کو زیادہ کرنے کے لئے کبھی جانِ دو عالم ﷺ پانی میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیتے تھے اور کبھی کُلّی کر کے پانی میں ڈال دیتے تھے لیکن یہ محض ایک طریق کار تھا ورنہ پانی بڑھانے کے لئے فقط آپ ﷺ کا ارادہ کافی ہوتا تھا یہی مذہب حق ہے۔

روایات

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جو واقعہ ذکر کیا ہے اُس میں آپ ﷺ نے ایسا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا اُس کے باوجود سب لوگ سیراب ہوگئے۔ ہم اِس واقعہ کو اختصار سے پیش کر رہے ہیں۔

تفصیلِ واقعہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں ایک رات پانی ختم ہوگیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لئے پانی کا جو برتن میرے پاس تھا اُس کو منگایا اُس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے مختصر سا وضو فرمایا اور اُس سے جو پانی بچا اُس کے متعلق فرمایا کہ اِس کو محفوظ رکھنا آئندہ چل کر اِس سے ایک بڑا معجزہ ظاہر ہوگا۔

جب دن چڑھ چکا اور آفتاب کی گرمی سے ہر چیز جلنے لگی تو لوگوں نے آپ ﷺ کو فریاد کی ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو پیاس سے مرے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی''۔ یہ کہہ کر اپنے وضو کے پانی کا برتن منگایا۔ برتن کو دیکھتے ہی لوگ اِس پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنا رویہ دُرست رکھو تم میں سے ہر ہر فرد پانی پی کر سیراب ہوگا۔'' لوگوں نے اِس اِرشاد پر فوراً عمل کیا تو آپ ﷺ نے وضو والے برتن سے پانی ڈالنا شروع کیا اور میں پیالے بھر بھر کر لوگوں کو پلانے لگا یہاں تک کہ جب مجمع بھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہ رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اَب تم بھی پی لو'' میں نے عرض کی ''جب تک آپ ﷺ نہ پی لیں میں کیسے پی سکتا ہوں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''طریقہ یہی ہے کہ جو تقسیم کرنے والا ہوتا ہے اُس کا نمبر سب سے آخر میں ہوتا ہے۔'' چنانچہ میں نے پانی پی لیا پھر آپ

ﷺ نے بھی نوش فرمایا۔ (صحیحین)

اگر کہیں کنواں خشک ہو جاتا تو آپ ﷺ کی برکت سے اُس میں بھی پانی کی بے حد فراوانی ہو جاتی تھی۔ حضرت براء ابنِ عازب رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہاں ایک کنواں تھا جس کا سارا پانی ہم نے کھینچ کھینچ کر نکال لیا حتیٰ کہ اُس میں پانی کا ایک قطرہ تک باقی نہ چھوڑا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے اور اُس کے کنارے پر بیٹھ گئے اور پھر ایک برتن میں کچھ پانی منگوا کر وضو فرمایا اور کلی کر کے وہ پانی اُس کنویں میں ڈال دیا۔ کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ اتنا پانی بڑھ گیا کہ ہم نے خود بھی سیر ہو کر پیا اور اپنے اُونٹوں کو بھی پلایا۔ اُس وقت ہماری تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) ہو گی یا اُس سے زیادہ۔ (بخاری شریف)

فائدہ

حدیبیہ والے کنویں کے پاس تو جانِ دو عالم ﷺ بنفس نفیس موجود تھے لیکن اگر کنواں کسی دور دراز مقام پر ہوتا تھا تو اِس مشکل کا حل بھی آپ ﷺ کے پاس موجود تھا۔

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایک کنواں ہے جب جاڑوں کا موسم آتا ہے تو اِس کا پانی ہم کو کافی ہوتا ہے اور ہم اِس کے گرد آباد ہو جاتے ہیں اور جب گرمی کا موسم آتا ہے تو اِس کا پانی بہت کم رہ جاتا ہے اور ہم اپنے اِردگرد کے پانیوں پر پھیل کر متفرق ہو جاتے ہیں حالانکہ ہمارے چاروں طرف دُشمن آباد ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے کنویں کے لئے دُعا فرما دیجئے کہ اِس کا پانی ہمیشہ ہم کو کافی ہو جایا کرے اور ہم کو اِدھر اُدھر متفرق ہونے کی ضرورت نہ ہو"۔ آپ ﷺ نے سات (۷) کنکریاں منگوائیں انہیں اپنے ہاتھ میں مَلا کچھ دُعا پڑھی اور فرمایا "اچھا اِن کنکریوں کو لے جاؤ اور جب اپنے کنویں پر جانا تو اِن کو بسم اللہ کہہ کر ایک ایک کر کے ڈالنا۔" صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی تو کنوئیں میں اِتنا پانی ہو گیا کہ ہم کوشش کر کے بھی اِس کی تہہ کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

کنوؤں کی طرح کم چشمے سے بھی جانِ دو عالم ﷺ کی توجہ سے پانی کی نہر رواں ہو گئی۔

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ اُس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ تبوک کا سفر اِختتام پذیر ہونے کو تھا۔ وہ

فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انشاء اللہ کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے اور اُس وقت تک نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن چڑھ نہ جائے تو جو شخص بھی وہاں پہنچے وہ تاوقتیکہ میں نہ آ جاؤں، پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔'' جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ چشمہ تسمے کی طرح باریک بہہ رہا ہے اور دو شخص ہم سے پہلے تبوک کے چشمے پر پہنچ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اِن دونوں سے پوچھا ''تم نے اِس کے پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟'' اُنھوں نے عرض کی ''جی لگایا تو ہے۔'' اِس پر رسول اللہ ﷺ نے اظہارِ ناگواری فرمایا۔ اُس کے بعد صحابہ نے چلو بھر بھر کر اِس چشمے سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِس میں اپنا دست مبارک اور چہرہ مبارک دھویا اور وہ پانی اِس چشمے میں ڈال دیا۔ اُسی وقت سے اِس سے بے تحاشا پانی اُبل پڑا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اُس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ''معاذ! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو عنقریب تم اِس جگہ اتنا پانی دیکھو گے کہ اُس سے باغات پُر ہوں گے۔''

علمِ غیب

اِس معجزہ میں اختیارِ الکل کے ثبوت کے علاوہ علمِ غیب کے دلائل بھی بکثرت ہیں۔

دودھ میں برکت

پانی کی طرح دودھ میں بھی جانِ دو عالم ﷺ کی توجہ سے ایسی برکت پیدا ہو جاتی تھی کہ تھوڑا سا دودھ بیسیوں افراد کو کافی ہو جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ (ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا کہ) میں بھوک کی وجہ سے کبھی زمین سے اپنا کلیجہ لگا لیتا تھا اور کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں اُس راستے پر جا بیٹھا جس سے مسلمان گزرا کرتے تھے۔ میرے سامنے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے اِن سے قرآن کی ایک آیت کا مطلب محض اِس لئے پوچھا کہ شاید میرا حال پوچھیں اور مجھ کو اپنے ساتھ لے جا کر کچھ کھانے کو دیں مگر وہ گزرتے ہوئے چلے گئے اور اُنھوں نے میری بات نہ پوچھی۔ پھر حضرت ابوالقاسم ﷺ گزرے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور میرے چہرے بلکہ دل میں جو خواہش تھی اِسے پہچان گئے فرمایا ''ابو ہر'' (عربی میں پیار بھرے تخاطب کے وقت مخاطب کا نام مختصر کر دیا جاتا ہے اسی بناء پر حضور ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ''ابو ہر'' سے پکارا) میں نے کہا ''جی یا رسول اللہ ﷺ!'' فرمایا

''آؤ میرے ساتھ چلو'' چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے پھر میں نے اِجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے ایک پیالے میں دودھ رکھا ہوا پایا تو دریافت فرمایا ''یہ دودھ کہاں سے آیا؟'' گھر والوں نے کہا ''اِسے فلاں مرد یا عورت نے (راوی کو اس میں شک ہے) آپ ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا ہے۔'' آپ ﷺ نے خوش ہو کر مجھ سے فرمایا ''ابو ہر'' میں نے کہا ''جی یارسول اللہ ﷺ'' فرمایا ''اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور اُن کو میرے پاس بُلا لاؤ۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ صرف اِسلامی مہمان تھے اُن کا نہ کہیں گھر بار تھا، نہ کوئی کاروبار تھا۔ جب کبھی رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے کوئی صدقہ خیرات کا کھانا آتا تو آپ ﷺ اِسے اِنھیں لوگوں کے پاس بھیج دیتے اور خود اِس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو آپ ﷺ خود بھی اِس میں سے کچھ تناول فرماتے اور اصحابِ صفہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے۔ مجھ کو یہ اصحابِ صفہ کا بلوانا ذرا شاق گزرا اور میں نے دل میں سوچا کہ اصحابِ صفہ کی تعداد تو بہت ہے۔ یہ ایک پیالہ بھلا کیا کافی ہو سکے گا میں زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے اتنا پینے کو مل جاتا جس سے مجھ میں کچھ جان آ جاتی۔ جب وہ لوگ آتے تو رسول اللہ ﷺ مجھی کو تقسیم کا حکم دیتے اور اُمید نہ تھی کہ اُس میں سے کچھ بچ کر مجھے بھی مل سکے گا۔ مگر کرتا کیا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم کو خوشی سے ماننے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ غرض جب میں اصحابِ صفہ کے پاس آیا اور دعوت پہنچائی تو وہ سب لوگ آ پہنچے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت مل گئی تو سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دودھ والا پیالہ مجھے دیتے ہوئے فرمایا ''ابو ہر!'' میں نے کہا ''جی یارسول اللہ ﷺ!'' فرمایا ''یہ لو اور ان میں تقسیم کردو'' میں نے وہ پیالہ لے کر ہر ایک آدمی کو باری باری دینا شروع کر دیا جب وہ خوب سیر ہو لیتا تب پیالہ مجھے واپس کرتا۔ جب میں وہ پیالہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچا تو بقیہ سب لوگ سیر ہو کر پی چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ مجھ سے لے کر دستِ مبارک پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ''ابو ہر!'' میں نے عرض کیا ''جی یارسول اللہ ﷺ!'' فرمایا ''تو اب میں تم ہی باقی رہ گئے ہیں؟'' میں نے عرض کیا ''جی یارسول اللہ ﷺ'' فرمایا ''بیٹھو اور پیو'' میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ رسول اللہ ﷺ بار بار فرماتے جاتے ''اور پیو اور پیو'' آخر میں نے کہا ''اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دینِ حق دے کر بھیجا اب میرے پیٹ میں

ذرا گنجائش نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا تو لاؤ مجھے پلاؤ۔'' میں نے وہ پیالہ رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی بسم اللہ پڑھی اور بقیہ دودھ پی لیا۔ (بخاری شریف)

پھلوں اور دیگر غذائی اجناس میں حیران کُن برکات کا ظہور

حضرت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد شہید ہوگئے اور اُن پر کچھ قرض تھا۔ علاوہ ازیں چھ بیٹیاں بھی اُن کے پسماندگان میں شامل تھیں۔ جب کھجور توڑنے کا زمانہ آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی ''آپ ﷺ کو معلوم ہی ہے کہ جنگِ اُحد میں میرے والد شہید ہوگئے تھے اور اُن پر بہت قرض تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے کھجوروں کے ڈھیروں کے پاس چلے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ ﷺ کو وہاں دیکھ کر مطالبے میں کچھ نرمی کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔'' جب قرض خواہوں نے اِن ڈھیروں کو دیکھا تو یکبارگی میرے خلاف بہت مشتعل ہوگئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ماجرا دیکھا تو اِن میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین (۳) بار گھومے پھر اسی پر بیٹھ گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا ''جاؤ اور اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بلا لاؤ۔'' اُس کے بعد رسول اللہ ﷺ اُن کو ناپ ناپ کر کے دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر جو قرض کی امانت تھی وہ سب ادا کردی اور میں تو اِس پر راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد پر جو قرض ہے وہی ادا کروادے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی بچا کر نہ لے جاسکوں لیکن آپ ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہ سب کے سب ڈھیر بالکل بچادیئے اور جس ڈھیر پر رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اُس میں سے تو گویا ایک کھجور بھی کم نہ ہونے پائی۔

(بخاری شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی راوی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کھانے کو کچھ مانگا آپ ﷺ نے اُس کو تھوڑے سے جَو مرحمت فرمادیئے تو عرصے تو وہ آدمی، اُس کی بیوی اور اُن دونوں کے آئے گئے مہمان اُسی میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اُس نے وہ جَو ناپ ڈالے۔ اِس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کاش! تم نے اُسے ناپا نہ ہوتا تو تم برابر اُس میں سے کھاتے رہتے اور وہ اُسی طرح باقی رہتا۔'' (مسلم شریف)

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی زوجہ مطہرہ کے ساتھ شب باشی فرمائی تو اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حریرہ (ایک قسم کا حلوہ) پکا کر اُسے پتھر کے ایک برتن میں رکھ دیا اور مجھ سے کہا کہ انس! اِسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ تو میں اُسے لے کر حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری والدہ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور عرض کی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک حقیر سا ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا! اِسے رکھ دو اور جا کر فلاں، فلاں اور فلاں کو بلا لاؤ'' پھر فرمایا ''جو شخص بھی تمہیں ملے اُسے بلا لاؤ۔'' حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا اُن کو اور جو مجھے ملتا گیا اُس کو بھی میں بلا لایا۔ اُس کے بعد جعد (راوی کا نام) نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کہ اُن سب کی تعداد کُل کتنی ہوگی؟ تو حضرت انس ؓ نے کہا کہ تین سو (۳۰۰) سے کچھ زائد تھے پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انس! وہ برتن لے آؤ'' اِسی دوران مہمان آنا شروع ہوگئے اور صفہ و حجرہ دونوں بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دَس (۱۰) دَس (۱۰) آدمی حلقہ بنا کر بیٹھیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔'' حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ اُن دسوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا۔ اِس طرح ایک ٹولی کھا کر نکلتی اور دوسری ٹولی اندر جاتی یہاں تک کہ سب نے کھا لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ''انس! اب اِسے اُٹھاؤ''۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں کچھ بتا نہیں سکتا کہ جب میں نے وہ پیالہ لا کر رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب اُس کو اُٹھایا۔ حضرت سمرہ بن جندب ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہوا کرتے تھے تو صبح، شام ایک ہی پیالے میں کھانا کھاتے رہتے تھے ایک مرتبہ میں اُس پر دس (۱۰) آدمی بیٹھتے، اُن کے بعد پھر اور دس (۱۰) آدمی اُسی پر بیٹھ جاتے ۔ حضرت سمرہ ؓ کے شاگرد کہتے ہیں ''یہ برکت اُس میں ہوتی کہاں سے تھی؟'' جواب ملا کہ ''تم کو تعجب کس بات پر ہے؟ یہ برکت وہاں سے آتی تھی یہ کہہ کر آسمان کی طرف اِشارہ فرمایا (یعنی آسمان سے آتی تھی)۔''

حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ کے لئے مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا دیکھا۔ میں فوراً لوٹ کر بیوی کے پاس آیا اور میں نے پوچھا تمہارے یہاں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر شدید بھوک کا اثر دیکھا ہے۔ اُس نے ایک تھیلا نکالا اُس میں ایک صاع جو ہوں گے۔ اِس کے

علاوہ ہمارے یہاں گھر کا پلا ہوا بکری کا بچہ تھا۔ چنانچہ میں نے اُس کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، اِدھر وہ آٹا پیس کر فارغ ہوئی اور اُدھر میں گوشت بنا کر فارغ ہوگیا اور اُس کی بوٹیاں بنا کر ہانڈی میں ڈال دیں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا تو بیوی نے کہا ''دیکھنا (ذرا سا کھانا ہے) ہم کو رسول اللہ ﷺ اور اُن کے ہمراہیوں میں شرمندہ نہ کرنا'' چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے چپکے سے آپ ﷺ کے کان میں کہا ''یارسول اللہ ﷺ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے۔ پس آپ ﷺ اور چند لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تشریف لے آئیں۔'' یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے عام اعلان فرما دیا ''اے خندق کھودنے والو! جابر رضی اللہ عنہ نے تم سب کی دعوت کی ہے لہٰذا جلدی سے چلو۔'' پھر مجھ سے فرمایا ''جب تک میں نہ آؤں اپنی گوشت والی ہانڈی چولہے سے نہ اُتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانا۔'' میں گھر آیا اور لوگوں کے آگے آگے رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے تھے۔ میں تیزی سے بیوی کے پاس آیا (اور سب ماجرا کہا) اُس نے کہا ''یہ سب کیا دھرا تمہارا ہی ہے'' میں نے کہا ''میں نے تو تمہارے کہنے کے مطابق خاموشی کے ساتھ ہی آپ ﷺ کو اِطلاع دی تھی لیکن کیا کروں کہ اب سب آگئے۔'' میں نے آٹا نکال کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اُس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا ''اب ایک عورت بلا لاؤ جو تمہارے ساتھ روٹیاں پکاتی رہے اور اپنی ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دیتی رہو مگر دیکھنا ہانڈی چولہے کے اُوپر سے اُتارنا مت''۔ اُس وقت کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) تھی خدا کی قسم سب نے وہ کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر واپس ہوگئے اور کھانا باقی رہ گیا اور ہماری ہانڈی جیسی تھی ویسی ہی بھری رہی اور آٹا بھی اُتنا ہی پڑا رہا۔

نوٹ

اِس سے مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''الحقائق شرح الحدائق'' اور ''البشرات فی المعجزات'' میں پڑھئے۔

فقط والسلام

وصلّی اللہ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ وبارک و سلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۷ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ